کیا قربانی فعلِ جدید ہے

رسالہ نمبر ۳

کیا قربانی کا سلسلہ ہندؤں کی دل شکنی اور چڑانے کی غرض سے جاری ہوا ہے

جس کا فیصلہ

عبدالکبیر خاں صاحب کبیرؔ جلالپوری بارہ بستی افغانان نے

وید وغیرہ کتب مذہبی الہامی و تواریخ و احکام شرعیہ سے کیا ہے کہ

نہ قربانی فعل جدید ہے

نہ ہندؤں وغیرہ کسی قوم کی دلشکنی یا چڑانے کی غرض سے جاری ہوا ہے

بلکہ ابتداء عالم سے بحکم کتب الہامی و تقلید بزرگان دین واداے سنت

و مذہب اور نجات کی غرض سے فرض کو پورا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے جو اسمیں

حارج ہوں وہ وید سے بے بہرہ ہیں یا مخالف وید ہیں

ان رسالوں سے بہتر ذریعہ تبلیغ و حفاظت اسلام کا دوسرا نہیں

ہر انجمن اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ہمارے رسالے خرید کر ملک کے ہر گوشے میں مسلمانوں کو پہنچائیں کہ وہ آریوں کی رگ پا جائیں ؛

جیدؔ برقی پریس دہلی میں چھپوا کر شائع کیا

قیمت ار

تیسری بار

دسمبر ۱۹۲۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا قربانی فعل جدید ہے؟ اور کیا قربانی کا سلسلہ ہندوؤنکی دلشکنی یا چڑانے کی غرض سے جاری ہوا ہے؟ کیا قربانی میں خلل انداز ہونیوالا حق بجانب ہے؟ یہ ایک سوال ہے جو خدا پرست لوگوں کیواسطے ذرا زیادہ غور طلب امر ہے چونکہ دنیا میں دو فریق خدا پرست انسانوں کے ہیں ایک وہ جو برہما سے نسل انسان کا سلسلہ مانتے وید اور اس کے متعلق کتب کو الہام گردانتے ہیں۔ دوسرا وہ جو حضرت آدم سے سلسلہ انسانی قائم کرتا اور وقتاً فوقتاً بذریعہ انبیاء علیہم السلام وحی کا اترنا تسلیم کرتا ہے۔

ہر دو فریق متوجہ ہوں۔ اگر قربانی واقعی کوئی فعل جدید ہے یا اُس سے ہندوؤنکی دلشکنی یا چڑانا مقصود ہے تو یہ حرکت نہایت قبیح و مذموم قابل نفرت ہے اس سے مسلمانونکو ضرور پرہیز کرنا لازم اور ترک کرنا واجب ہے۔ کیونکہ ہند برادر ہمسایہ ہونیکی وجہ سے حق ہمسائیگی رکھتے ہیں حقوق ہمسائیگی اگر بیان کئے جائیں تو یہ مختصر رسالہ بہت طویل ہو جائے لہذا اس کو نظر انداز کرتا ہوا اصل مطلب کی جانب رجوع کرتا ہوں۔ کیونکہ ہمارے درمیان کوئی شخص ایسا موجود نہیں جو ابتداء عالم سے کیا ہزار یا دو سو برس کی بھی عینی داستان سنا سکے لہذا مجبوراً کتب کی جانب نگاہ دوڑانی پڑتی ہے لہذا ان سے ثبوت بہم پہنچانے کی ہمت کرتے ہیں اور سب سے پہلے اُن کتب سے جو منجانب خالق کائنات منسوب کی جاتی ہیں دویم وہ جو کسی قوم کا مسلمہ قانون تسلیم کی جاتی ہیں بعدہ وہ کتب جن کا سلسلہ

علم تواریخ سے متعلق ہے جسپر کسی واقعہ کے ہست یا نیست کا مدار ہوسکتا ہے

پس ہم سوال زیر بحث میں انہی سے مدد لیتے ہیں۔

معتقدین وید کے خیال سے وید ابتدائے عالم سے یعنی برہما کے وقت سے ہیں اسواسطے رگوید مطبوعہ شری یودہ آفس بمبئی منڈل پہلا سوکت ۱۶۲ منتر ۱ کھولکر دیکھتے ہیں لکھا ہے کہ (ایک رہبو۔ اچھے جسم کی گائے کو قربان گاہ کے پاس لیجاتا ہے۔ دوسرا رہبو چھری سے کاٹ کر کئے ہوئے گوشت کے ٹکڑوں کو یگیہ کے وقت ٹھیک ٹھیک جگہ پر اچھی طرح سے رکھتا ہے۔ تیسرا رہبو صبح کیوقت ذبح کئے ہوئے جانور کے گوشت کا ناقابل یگیہ حصہ دور جاکر پھینکدیتا ہے یگیہ کیوقت ماں باپ کو اس سے زیادہ اپنے بیٹے سے کیا چاہیئے دیکھو سوکت ۱۶۲ کا منتر ۲۲ جسمیں گھوڑے اور بکرے کی قربانی نیز اس کے پکانے بھوننے کاٹنے کے قواعد نہایت احتیاط سے درج ہیں ہر عضو کو جدا کرنیکی ترکیب تحریر ہے پکانے کھانے کے برتنوں کی مفصل تفصیل ہے مفصل دیکھو "رسالہ رگوید کو درشن" پھر دیکھو منتر ۳ سوکت مذکور (جو بکرا تیز گھوڑے کے آگے چلتا ہوا دکھائی دیتا ہے وہ دیوؤں کا بڑا پیارا ہے لیکن اس یگیہ کے وقت پوشا دیو کو اس کا بلیدان (قربانی) ہونے والی ہے۔ اس بکرے کی آہتی دیوتا پوڑے آنند سے چاہتے ہیں یہ بات ظاہر ہے کہ یہ دیوؤں کا بڑا پیارا پروڈاش ہے اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ توشٹا اس بکرے کو گھوڑے کے ساتھ جو آگے آگے چلتا ہے اور یگیہ کی طرف لے جاتا ہے) سوکت ۱۶۳ منتر ۱۲۔ (قربانی کرنے کی جگہ پر وہ جوان گھوڑا آپہنچا۔ اس وقت اس گھوڑے کا دل دیو کے

دیو کے دھیان میں مگن ہے۔ اس گھوڑے کا بھائی بکرا بھی اس کے آگے چل رہا۔
گھوڑے اور بکرے کے پیچھے پوترا استتی عیش کرنے والے لوگ بھی چل رہے ہیں)
یجر وید ادھیائے ۲۵ کے منتر ۲۹ تا ۴۸ گھوڑے بکرے کی قربانی کے متعلق
رگوید سوکت ۱۶۲ کے لفظ بلفظ ایک ہیں یجر وید ادھیائے ۲۴ میں شروع سے آخر تک
تمام منتروں میں ایک ایک جانور کا نام اور جس دیوتا کیواسطے وہ جانور قربانی
کرنا چاہیئے اس کا نام مفصل بتلایا ہے جو ہمنے رسالہ "یجر وید کے درشن" میں
مفصل لکھا ہے سوامی دیانند نے ترجمہ کرنے میں چالاکی اور بے جا تصرف کیا۔
جسکی وجہ سے ترجمہ کی عبارت تیلی رے تیلی ترے سر پہ کولھو کی مصداق
ہوگئی ہے جسمیں کوئی ربط و تلازمہ وغیرہ کا تعلق نہ ہو کر انمل بے جوڑ
ہوگیا) سام وید باب ۱ فصل ۲ پرپا ٹھک ۵ منتر ۳ (اے اگنی ہم تجکو روشن
کریں گے تاکہ ہم کو بہت دولت بھیجے۔ پس اے جوان بچھڑے بڑے
چڑھاوے کے واسطے آسمان اور زمین سے ہمارے پاس آنے کو کہہ)
اتھرووید کانڈ ۹ انوداک ۱۹ منتر ۶ جل اور گھی سے پکایا ہوا بکرا سب سے
اعلیٰ کھانا ہے۔ اس سے بہتر منہ کا صاف کرنیوالا۔ سمجھ وغیرہ سے مملو اور
دھرم لوک (جنت) کا حاصل کرانیوالا ہے۔ اتھر وید کانڈ ۹ انوورک ۱۹ منتر ۸
اس بکرے کی ران کے گوشت میں پکے ہوئے چاول کو پچھم کی جانب دھرد
اتر کی سمت میں۔ دکھن سے دوسرے حصہ کے گوشت سے پکائے پلاؤ
کو اور سینہ کے گوشت سے پکائے پلاؤ کو دھرد مشرق کیجانب۔ بکرے کے
بکری والے مقام (خصیہ وعضو تناسل) سے تیار شدہ پلاؤ کو دھرد

زمین کی طرف یعنی نیچے کیجانب اپنے پیروں کے ادھر اودھر قوت کے لئے (
پاؤں وغیرہ سے) پکائے پلاؤ کو دھرو۔ درمیان کے حصہ گوشت سے
پکائے ہوئے پلاؤ کو انترکش (اکاش) یعنی خلا میں دھرو۔ جو دھپور سے
آریہ پنڈتوں کی ایک کتاب موسومہ "مانس بھوجن وچار" ۲۲۰ صفحہ پر
گوشتخوری کے جواز میں تحریر ہے۔ پھر وید اور برہمن گرنتھ کے بعد مقبولیت اور
قدامت کا ۳۶ سمرتیوں میں جنمیں قربانی کے تذکرے ہیں منوسمرتی کو شرف حاصل ہے
لہذا بہ نظر اختصار منو سے دو ایک حوالے کر نذر ناظرین کرتے ہیں
ادھیائے دس شلوک ۱۰۵۔ اجی گرت نام رشی بھوکا ہو اپنے بیٹے شنہ شیپ کو
آپ بیچتا ہوا یگیہ میں سنو گایوں کو لیکر اپنے بیٹے کو اپنے نفع کیواسطے قربانی
کیا وغیرہ وہ ورج برہمن میں صاف لکھا ہے ادھیائے ۴ شلوک ۲۷
بڑی عمر کی خواہش والا اگنی ہوتری شریف نیا ناج بلا اشٹی کے نہ کھائے اور
جانور کی قربانی کئے بغیر گوشت نہ کھائے ۲۸ جس سے نئے ناج سے اور جانور
کی قربانی سے نہیں پوجے ہوئے نئے ناج سے نہ پوجا ہوا نیا ناج اور گوشت کے
خواہشمند اگنی ہوتری ہی کی جان کو کھانے کی خواہش کرتے ہیں۔ دیکھو
ادھیائے پانچ شلوک ۳۷ (بہت ہی کھانے کی خواہش ہو تو گھی) کا یا آٹے کا
جانور بنا کے کھائے مگر دیوتاؤں کو دیئے بغیر (یعنی بلا قربانی کئے) کبھی کبھی
جانور کے گوشت کھانیکی خواہش نکرے۔ شلوک ۳۹ (یگیہ کے لئے
جانور کے مارنے میں گناہ نہیں یہ کہتے ہیں کہ یگیہ کی مقبولیت یا سدھی
کے لئے پرجاپتی نے آپ ہی جانور پیدا کئے اور یگیہ یعنی (سوختنی قربانی)

پوجا ہے

آگ میں ڈالی ہوئی آہتی اس سب جگت کی ترقی (بہبودی) کیلئے ہوتی ہے
اس سے یگیہ میں جو ذبح ہوتا ہے وہ امر ہے یعنی وہ مرتا نہیں منو ۵ پروکشن نام
سنسکار سے شدھ یعنی پاک کئے ہوئے اور یگیہ سے بچے ہوئے مانس کو برہمن کھاوے
اور جو برہمن کہ مانس کھانیکی خواہش ہوئے تو بھی اُصول ہی سے ایک بار کھاوے
اور شرادھ میں اور مدھوپرک میں گرہیہ قول کے بموجب اصول سے گوشت کھانا
چاہئے اور دوسرا کھانا نہ ملنے سے جان جاتی ہو اور بیماری کی وجہ سے اُصول سے گوشت کھاوے
منو ۵ اشلوک یگیہ (قربانی) کے لئے اس کے انگ بھوت (گذرے ہوئے جسم) کے گوشت کا کھانا
عالموں کا طریق کہا ہے اور اس سے علاوہ یعنی بنا یگیہ (قربانی) کے گوشت کا کھانا
راکشش کا طریق بتلایا ہے۔ شلوک ۴۰ (اوشدھی یعنی دھان جو وغیرہ اور پشو یعنی
ہرن وغیرہ اور برکش (پیڑ) یگیہ کے ستون وغیرہ کے لئے اور ترینچ یعنی کچھوا وغیرہ
اور پرندچر وٹا وغیرہ یگیہ کے لئے فنا ہوئے پھر دوسرا جنم ہونے پر اونچی جاتی میں
پیدا ہوتے ہیں) شلوک ۴۱-۴۲ (ممعہ) گوشت مدھوپرک ہوتا ہے اس قول سے
مدھوپرک میں اور یگیہ اور جوتش ٹوم وغیرہ پتری اور دیوکرم میں پشو مارنے یوگیہ
(لایق۔ قابل) ہیں اسکے علاوہ نہیں۔ یہ منوجی نے کہا ہے ان مدھوپرک وغیرہ
میں پشوؤں کو مارتا ہوا۔ وید کے حقیقی معنی کا جاننے والا شریف آپ کو اور
جانور کو اعلیٰ حالت جو جنت میں رہنے کے قابل عجیب ہے۔ حاصل کرتا اور
پہونچا دیتا ہے۔ منو ادھیائے ۵ شلوک ۳۵ شرادھ میں اور مدھوپرک میں
شاستر کے بموجب مقررہ ہوا جو آدمی گوشت کو نہیں کھاتا ہے وہ مرکے اکیس
جنموں تک جانور بنتا ہے۔ انتہا۔ خلاصہ کہ قربانی کرنے والا اور جن جانور

کو قربان کیا۔ دونوں جنت میں جاتے عیش پاتے ہیں بدنصیب ہیں وہ جو قربانی نہ کریں اور وہ جانور جو قربانی نہ کئے جائیں نیز خلل انداز امابعد اگنی ۔ وایو آدیتہ انگرا کے اس کلجگ میں پانچویں رشی دیانند بزعم آریہ مہانگان پیدا ہوئے اور ستیارتھ پرکاش کتاب لکھی جسکو آریہ پانچواں وید مانتے ہیں اور روزانہ اسمیں ردوبدل تغیر و تبدل ترمیم تنسیخ کرتے رہتے ہیں ہمیں اس سے بحث نہیں ہم اصل ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء کا صفحہ ۳۰۲ کھولتے ہیں جسمیں لکھا ہے کہ دگیہ کی واسطے بانجھ گائے اور بیل کا مارنا درست ہی صفحہ ۳۹۹ (حیوانوں کے مارنے میں تکلیف کم ہوتی ہے۔ لیکن یگیہ سے فائدہ بہت ہے صفحہ ۴۹ اگوشت کے پنڈ دینے سے کوئی گناہ نہیں گو اس عبارت کو سوامی صاحب بابائے آریہ نے بعد کی مطبوعہ ستیارتھ پرکاش میں کسی مصلحت سے نکالدیا ہے تاہم سملاس ۱۲ فقرہ ۴ امحقق در قربان گاہ (ویدی) کے بنانے اور سوختنی قربانیاں چڑھانے ہوم کرنے کا ذکر ہونے سے ثابت ہے کہ یہ باتیں ویدوں سے بائبل میں گئی ہیں" فقرہ بالا میں کھلے لفظوں میں سوامی صاحب کا ویدوں میں قربانی تسلیم کرنا ثابت ہے اور خود ہی سوامی صاحب کی ساحرانہ تحریر سے راز قربانی افشا ہوتا ہے اور بیساختہ زبان سے نکلتا ہے ؎

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے جادو وہ جو سر پہ چڑھکے بولے

لگے ہاتوں اُپنشد کی بھی سیر سے سیر ہو جئے کہ انکی کیا رائے اس کے بارے میں ہے درہدارنیک اُپنشد برہمن ۴ منترہ ۱۸ ترجمہ رائے بہادر بابو جالم سنگھ صاحب مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ صفحہ ۱۷۶ و ۱۷۷: جو آدمی چاہے کہ میرا بیٹا وودان

اور بہتی سبھا کا جیتنے والا ہو۔ مدھر بھاشی (خوش تقریر) ہو۔ سب ویدوں کا گیاتا (جاننے والا) ہو۔ پورن آیو والا (پوری عمر کا) ہو۔ تو مانس اور چاول پکا کر اس میں گھرت (گھی) ڈالکر دونوں کھادیں ایسا کرنیسے وے حسب خواہش بیٹا پیدا کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ لیکن چاول ساٹھی کے مانس کے ساتھ یا کسی بڑے بیل کے مانس کے ساتھ پکائے جاویں۔"

....

اس کے بعد مستند ذریعہ تاریخ کے سوائے نظر نہیں آتا لہذا دیکھو مختصر تاریخ اہل ہند حصہ اول صفحہ ۱۵۵ کھاند ونکے ہاں سال میں دو مرتبہ یعنی تخم ریزی اور فصل کاٹنے کے زمانہ میں خاصکر مصیبت کے وقت پرتھوی کی دیوتا کے لئے انسان کی قربانی چڑھائی جاتی...... اس کے بعد قربانی کا گوشت اور خون موضع کی آراضی میں جابجا تقسیم کر دیا جاتا) غالباً ہولی۔ دیوالی اسی کی مٹے ہوئے نشان ہیں دیکھو صفحہ ۶۴ بحوالہ رگوید تحریر ہے (آریہ البتہ بڑے تیوہاروں میں کسی فاضل کو جو مقدس چڑھاونگی اداۓ رسوم سے خوب واقف ہو منتخب کرتا تھا تاکہ وہ لوگونکی طرف سے قربانی گذرانے) صفحہ ۶۵ آریونکو مثل اس زمانہ کے ہندوؤں کے گائے کے گوشت سے پرہیز نہ تھا اور ایک طرح کی شراب جو سوم کے پودے سے بنتی تھی پیتے تھے اور یہی گوشت اور شراب اپنے دیوتاؤں پر چڑھاتے تھے) صفحہ ۶۹۔ (وید کا ایک بھجن) وہ خدا کون ہے جسکے لئے ہم اپنی قربانی گذرانیں" وہی ہے جو زندگی اور طاقت بخشتا ہے جس کے احکام کی سب منور دیوتا اطاعت کرتے ہیں حیات ابدی جسکا عکس اور

اور فنائے مطلق جسکا سایہ ہے جس کو ہم اپنی قربانیاں گذرانیں وہی ہے جو اپنی طاقت کے
ذریعہ سے جیتی جاگتی دنیا کا بادشاہ ہے) مذکورہ بالا تحریری حوالوں سے آریہ نیز قدیم ہند کے
اصلی باشندوں میں قربانی کا اہتمام و انتظام بخوبی انجام پا چکا ہے دیکھو صفحہ ۱۲۲ جین ویدوں کو
صرف اسقدر مانتے ہیں جہانتک اُن میں اور اُنکے مسائل میں موافقت ہو وہ قربانی
نہیں کرتے۔ اِس فقرے سے بھی وید میں قربانی کا مکمل ثبوت پایا جاتا ہے صفحہ ۴۰ اد
غیر آریہ خونی چڑھاؤں اور انسانکی قربانی کے ذریعہ سے بدرُحونکے غضب کو جنکو وہ
دیوتا کہتے تھے دفع کرنیکی کوشش کرتے تھے) اُپنشد چونکہ ویدوں کی شرح ہیں لہذا ایک
آدھ حوالہ انکا بھی ہونا ضروری معلوم دیتا ہے۔ لہذا دیکھو برہد آرنیک اپنشد ادھیائے
پہلا برہمن پہلا منتر ۵۔ اُس نے خواہش کی یہ میرا جسم قربانی کے قابل ہو جائے
اس لئے وہ گھوڑا ہو گیا۔ کیونکہ وہ پھول گیا تھا اور اب یہ قربانی کے قابل ہوا یہ
اشومیدھ کا اشومیدھ پن ہے بلاشک یہ پرش اشومیدھ کو جانتا ہے جو اس راز کو
اس طرح جانتا ہے اب اس گھوڑے کو اس نے (آزاد) خیال کیا اسکو سال کے بعد
اپنے لئے بھینٹ کیا اور دوسرے مویشیوں کو دیوتاؤں کو دیا اس لئے اب بھی یگیہ
کرنیوالے پوتر کئے (جل چھڑکے ہوئے) پرجاپتی کے گھوڑے کو سب دیوتاؤں کے نذر
کرتے ہیں بلاشک یہ اشومیدھ ہے۔ پھر ادھیائے پہلا برہمن ۵ منتر ۱۴۔ پرجاپتی
اور رات برس ہے ..... اس لئے اِس رات اماوس کو کسی جاندار کو ذبح کرے
چھپکلی کو بھی اسی چندر دیوتا کے خیال سے۔

حال کے علمائے سنسکرت کی شہادت

ڈاکٹر راجندر لال متر (کلکتہ کے سنسکرت کے عالم) اپنی کتاب (واندو آریہ) میں
لکھتے ہیں۔ (ہندوؤں کے نزدیک بھگوان کا سنسارک روپ[1] گئو ہے۔ اس کو
مانس کا بھوجن ایسا گھنونا ہے کہ ان میں سے سہسروں[2] لوگ اسکا نام بھی اپنی
بھاشا[3] میں نہیں لیتے اس دیش میں بہتیری ناشک[4] لڑائیاں گایوں کے
بدھ (ذبح) پر ہوئی ہیں۔ پرنتو[5] اگلے زمانہ میں گئو۔ بیلوں کے بدھ کرنے میں
لوگوں کو کچھ بھی چنتا (خوف) و لجا (شرم) نہ تھی۔ ورن[6] ان پشوؤں کا مانس اتی[7] اتم
بھوجن سمجھا جاتا تھا جب اتتھی (مہمان) گھر پر آتا تب یہودیوں کا جیسا ہی پراچین[8]
آریوں کا بیوہار تھا[9] وے ان کا شکار کرنے کیلئے (گئو) و بچھڑے کو
بدھ کرتے تھے۔ پراچین سمے (گذشتہ زمانہ) میں مرتکوں[10] کے کریا کرم میں بھی گئو مانس کی
آوشکتا (ضرورت) ہوتی تھی شنک جلانے کیلئے ایک گئو بدھ کی جاتی تھی۔)

مسٹر آر سی۔ دت مشہور عالم بھی ڈاکٹر صاحب مذکور کے لفظ بہ لفظ متفق ہیں
تاریخ ہند حصہ دوم میں راجہ شیو پرشاد صفحہ ۱۶ پر لکھتے ہیں کہ (قنوج کے راٹھور
راجہ نے جسکی تخت گاہ کے نشانات ہنوز ۸ میل مربع کی حد میں پائے جاتے ہیں
گھوڑے کی قربانی قدیم طریقہ پر ایک عام ضیافت کی اور آپ کو کل راجاؤں کا
فرمانروا قرار دیا) اور دیکھو رامائن مطبوعہ مطبع نول کشور جنوری سنہ ۱۹۰۶ بال کانڈ

سرگ ۱۵ صفحہ ۳۳ (جس دیوتا کے لئے جس پشو کا مانس شاستروں میں لکھا ہے ہون کئے
گئے اس کے بعد کوشلیا نے تین بار پوجا کر اکے گھوڑے کو ہاتھ سے اسپرش
کروایا (چھولیا) اس دن گھوڑے کا پوجن دن بھر میں سماپت (ختم) ہوا اور راتری

(رات) پھر راجہ دسرت وکوشلیا دسومترا اور کیکئی ہون کرانے والے سب کو دیگّا گرہن کرتے رہ گئے۔ پراتہ کال (صبح) اس گھوڑے کا انڈکوش دیضے فوطے) کاٹ لیا گیا اور گھی میں لپیٹ کر اگن کنڈ میں چھوڑ دیا گیا اور راجہ دسرتھ نے گھران (دھونی) اس کے دھوم کا (دھواں) لیا۔ اور گھران لیتے ہوئے سب پاپ نشٹ (فنا) ہو گئے اور ایک کنڈ پر سولہ برہمن بیٹھے اور گھوڑے کو ٹکرے ٹکرے کر کے اگن کنڈ میں سواہا (راکھ کر دیا)

کیا اب بھی اس میں کوئی شک باقی رہ گیا کہ وید کے ماننے والے بہملے سے اپنا سلسلہ نسل چلانے والے آریہ ہندوؤں کے ہاں قربانی کی رسم قدیم ہی اسوقت بھی ہندو ریاستوں ہاآرین راجیہ میں دسہرہ وغیرہ تیہواروں میں بھینسے مارے جاتے ہیں کشمیر میں دلہن کے گھر لانے پر بکرے کی قربانی کیجاتی ہے وغیرہ پُران تنتر وغیرہ کتب کے حوالہ جات مذکورہ بالا کتب کے بعد دینا ضروری نہیں معلوم ہوتے ہم نے ان میں بھی اختصار ہی مدنظر رکھا ہے جاننے والے اس کے شاہد ہیں کہ مجولہ کتب کو جملہ فرقے تسلیم کرتے ہیں باقی ہیں سے کسیکو کوئی مانتا ہے کسی کو کوئی سب یکساں نہیں ملتنے تواریخ اور علمار موجودہ سے بھی جواز قربانی کی بطور مشتے نمونہ از خروارے شہادت پیش کردی ہے اب دوسرے پہلو کو اُلٹکر دیکھتے ہیں کہ آدم سے نسل انسان کو ماننے والوں کے ہاں قربانی کا پتہ ملتا ہے یا نہیں دیکھو پیدائش باب آیت ۴ (ہابیل بھی اپنی پلوٹھی اور موٹی بھیڑ بکریوں میں سے لایا اور خداوند نے ہابیل کے ہدیہ کو قبول کیا) واضح ہو کہ یہ ہابیل آدم کا بیٹا تھا جسکو مسلمان عیسائی یہودی وغیرہ اپنا جد امجد اور نسل انسانی کا باپ تسلیم کرتے ہیں۔

باب۸ آیت ۲۰ (نوح نے خداوند کیلئے ایک مذبح بنایا اور سارے پاک چرندوں اور پاک پرندوں میں سے لیکر اس مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھائیں اور خداوند نے اسکی بوسونگھی)۔ باب ۳۱ آیت ۵۴ (تب یعقوب نے اس پہاڑی پر قربانی کی) کتاب دوم تواریخ باب ۷ آیت ۴۔۵ (تب بادشاہ یعنی حضرت سلیمان اور ساری لوگوں نے خداوند کے آگے ذبیحہ ذبح کئے اور سلیمان بادشاہ نے ۲۲ ہزار بیلوں ایک لاکھ ۲۰ ہزار بھیڑ بکری کو قربانی کے لئے گزرانا) خروج باب ۲۹ آیت ۱۰ (خداوند نے فرمایا ہارون اور اس کے بیٹے اپنے ہاتھ اس بیل پر رکھیں اور اسکو روبرو خداوند تعالےٰ کی جماعت کے خیمے کے دروازے پر ذبح کریں۔) احبار باب ۱ آیت ۱ (خداوند نے موسیٰ کو بلایا...... فرمایا بنی اسرائیل سے خطاب کر اور انکو کہہ اگر کوئی تم میں خداوند کے لئے قربانی لایا چاہے تو تم اپنی مواشی سے یعنی گائے بیل اور بھیڑ بکری سے لائی) خروج باب ۳۲ آیت ۵-۳۷ (جب ہارون نے یہ دیکھا تو اس کے آگے ایک قربان گاہ بنائی اور ہارون نے یہ کہکر منادی کی کہ کل خداوند کیلئے عید ہے اور صبح کو اُٹھے اور سوختنی قربانیاں چڑہائیں)۔ خروج ۱۶/۸۔ (موسیٰ نے کہا یوں ہوگا کہ شام کو خداوند تمہیں کھانے کو گوشت اور صبح کو روٹی پیٹ بھر دیگا کتاب حزقیل ۴۳/۱۹۔ اور تو کاہنوں۔ بنی لاوی کو جو صدوق کی نسل سے ہیں جو میری خدمت کے لئے میرے نزدیک آتے ہیں خطا کی قربانی کے واسطے انہیں ایک جوان بیل دے) اول تاریخ ۲۱/۲۳ (ارنان نے داؤد سے کہا لیجئے اپنے لئے میرا خداوند بادشاہ جو اس کی نظر میں بہتر معلوم ہو سو کرے۔ دیکھئے تین بیل سوختنی قربانی کے لئے اور تورج ایندھن کیلئے اور گیہوں نذر کی قربانی کے لئے دیتا ہوں)

اول تاریخ ۲۱/۲۶۔ داؤد نے وہاں خداوند کا مذبح بنایا۔ سوختنی قربانیوں اور سلامتی کی قربانیوں کو گذرانا۔ **ایوب** ۴۲/۸ (سو وہ اپنے لئے بیل ے مینڈھے لیکے میرے بندے ایوب کے پاس جاؤ اور اپنے لئے سوختنی قربانی گزرانو اور میرا بندہ ایوب تمہارے لئے دعا مانگے گا کہ میں اسکی خاطر قبول کرونگا دوم سموئیل ۲۴/۲۴-۲۵۔ داؤد نے بیل وغیرہ پچاس مثقال میں خریدے اور خداوند کیلئے مذبح بنایا اور سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں متی ۵/۲۳ (اگر تو قربانگاہ میں اپنی نذر یعنی قربانی لیجاوے۔ وہاں تجھے یاد آوے کہ تیرا بھائی تجھ سے خفا ہے تو وہاں قربانی اپنی قربانگاہ کے سامنے چھوڑ کر چلا جا پہلے اپنے بھائی سے میل کر تب آکے اپنی قربانی گذران۔ متی ۸/۴ (خبردار کسی سے مت کہہ بلکہ جا اپنے تئیں کاہن کو دکھلا اور جو قربانی موسیٰ نے مقرر کی ہے گذران) موسیٰ کی مقرر کی ہوئی قربانی دیکھو احبار باب ۱ میں۔ لوقا ۲/۲۴ (خداوند کی شریعت کے موافق قمریوں کا ایک جوڑا یا کبوتر کے دو بچے قربانی کریں) الم رکوع ۷۔ واذ قال موسیٰ لقومہ ان اللہ یامرکم ان تذبحوا البقرہ۔ کہا موسےٰ نے اپنی قوم سے کہ اللہ تعالےٰ تم کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔

مسلم شریف عن عایشہ قالت ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسائہ بالبقرہ۔ حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔ بخاری شریف صفحہ ۴۳۲۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم صرارا امر ببقرہ فذبحت فاکلوا منہا۔ حضرت جابر بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام صرار میں پہونچے تو گائے کے ذبح کرنے کا حکم دیا پھر وہ ذبح کی گئی اور لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔

اول تاریخ ۲۱/۲۶ - (داؤدؔ نے وہاں خداوند کا مذبح بنایا۔ سوختنی قربانیوں اور سلامت کی قربانیوں کو گذرانا۔ **ایوب** ۸/۴۲ (سو وہ اپنے لئے ، بیل ، مینڈھے لیکے میرے بندے ایوبؔ کے پاس جاؤ اور اپنے لئے سوختنی قربانی گزرانو اور میرا بندہ ایوب تمہارے لئے دعا مانگے گا کہ میں اسکی خاطر قبول کرونگا دوم سموئیل ۲۴/۲۴ - ۲۵ - داؤدؔ نے بیل وغیرہ پچاس مشقال میں خریدے اور خداوند کیلئے مذبح بنایا اور سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں) متی ۵/۲۳ (اگر تو قربانگاہ میں اپنی نذر یعنی قربانی لیجاوے۔ وہاں تجھے یاد آوے کہ تیرا بھائی تجھ سے خفا ہے تو وہاں قربانی اپنی قربانگاہ کے سامنے چھوڑ کر چلا جا پہلے اپنے بھائی سے میل کر تب آکے اپنی قربانی گذران۔ متی ۸/۴ (خبردار کسی سے مت کہہ بلکہ جا اپنے تئیں کاہن کو دکھلا اور جو قربانی موسیٰ نے مقرر کی ہے گذران) موسیٰ کی مقرر کی ہوئی قربانی دیکھو احبار باب ۱۴ میں۔ لوقا ۲/۲۴ (خداوند کی شریعت کے موافق قمریوں کا ایک جوڑا یا کبوتر کے دو بچے قربانی کریں) الم رکوع ۷۔ واذ قال موسیٰ لقومہ ان اللہ یامرکم ان تذبحوا البقرہ۔ کہا موسےٰ نے اپنی قوم سے کہ اللہ تعالےٰ تم کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔

مسلم شریف عن عایشہ قالت ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نسائہ بالبقرہ۔ حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازدواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔ بخاری شریف صفحہ ۲۳۴ - عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم صرار امر ببقرہ فذبحت فاکلوا منہا۔

حضرت جابر بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام صرار میں پہونچے تو گائے کے ذبح کرنے کا حکم دیا پھر وہ ذبح کی گئی اور لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔

بخیال اختصار ایک ایک دو دو حوالہ ہر کتاب سے دیا گیا ہے تاکہ رسالہ طول نہ پکڑے
ورنہ ہر دو فریق کی کتب سے تمام حوالہ جات قربانی کے متعلق دیئے جائیں تو
ایک بڑی کتاب بن جائے۔

حضرت ابراہیم خلیلؑ اور موردِ ذبح و زکریاؑ کی قربنیاں ایسی ہیں جنسے عام انسان
واقف ہیں۔ لہذا مذکورہ بالا صورتونکی موجودگی میں جبکہ ہم کتب مقدسہ ہر مذہب
ثابت کر چکے کہ ہر مذہبی کتاب میں خواہ وہ کسی فریق کی ہو قربانی کا حکم عین
یعنی فرض ہے جس سے کسی کو بھی جب تک کہ وہ کتب مذکورہ اور خدا کے ماننے
کا مدعی ہو چھٹکارا نہیں۔ ہر مذہب میں قربانی کو نجات کا جزو اعظم قرار دیا ہے۔
گناہوں کی تلافی خطاؤنکی معافی مصائب کی دفاعی کا انحصار قربانی پر رکھا گیا ہے
پھر کوئی کتاب اس حکم سے خالی نہیں گو اب ایسے افراد پیدا ہو جائیں جو بدھ کی
طرح مطلق العنان ہو کر اپنی ذاتی وہم و خیال کو کتب آلہی پر ترجیح دیں اور
کتب الہامی کے الہامی ہونیسے ہی منکر ہوں یا ان میں تاویلیں گھڑیں یا معنی
منتر و شلوک و آیات کو اپنی رائے ناقص کا جامہ پہنا کر کچھ سے کچھ بنائیں۔
جائے غور ہے کہ کیا وہ علماء سلف جنکی کہ سنسکرت و عربی
مادری زبان تھی انکو کتب مذکورہ کے سمجھنے اور انکے مطالب حل کرنے کا
وقوف نہ تھا۔ وہ علماء سلف جنکی مصنفہ کتب کو سمجھنا اُس کے مطالب و معنی کو
بلا لغت کی امداد کے جاننا بھی آج کل کے علماء کو دشوار ہے آپ پر یہ دعوی کہ
مقدسہ کتب کے معنی و مطالب ہماری سمجھ میں آئے اور علمائے سابقہ
اس کے سمجھنے سے محروم رہے۔ کیا بے معنی لغو ڈینگ اور خودستائی نہیں

کیا یہ خودستائی۔ خودبینی سخت عیب اور روحانی بیماریوں میں سے مہلک مرض نہیں ہیں حقیقت یہ ہے کہ اُن جیسے عالی دماغ نہ ان جیسا علم و سمجھ اور تیز ادراک و فہم نہ اُن جیسا انصاف وصاف گوئی ہمارے پاس ہے وہ ٹکے کو دھرم نہیں جانتے تھے۔ جیسا ہم ٹکا دہرمم ٹکا پرمم ٹکا پرمم پدم مانتے ہیں۔ پس ہرگز ہرگز ممکن نہیں کہ وہ لوگ ان کتب مقدسہ کے مطالب و مقاصد و معانی نہیں سمجھے اور ہم سمجھے۔ نہیں نہیں وہی حقیقی معنی و مقاصد کو جاننے اور انکشاف کرنے کے شایاں تھے ہمارا انکے خوشہ چیں شاگرد ہوکر اُن پر معترض ہونا "ہماری بلّی اور ہمیں کو میاؤں" کی مصداق ہے۔ پس غور کرو۔ سوچو۔ سمجھو کہ وہ لوگ جنکی سنسکرت مادری زبان تھی جنہوں نے عمریں یوگ بھیاس۔ مجاہدہ مراقبہ میں صرف کیں رات دن میں کوئی فعل خلاف حکم نہ کیا۔ ہر سانس خدا کے حکم کے موافق لیا ہر قدم منشاء الٰہی کے بموجب اُٹھایا اور دھرا۔ جنکے خدمتگار اور جانور سنسکرت بولتے اور سمجھتے تھے وہ اس کے معنے مطلب و مقصد کو سمجھنے کے قابل تھے یا ہم۔ جو بقول شخصے کہتے ہیں کرتے نہیں منہ کے بڑے لباڑیئے کالے منڈا ہوئیں گے سائیں کے دربار اپنے خواہشات نفس کے پورا کرنیکی خاطر سنسکرت یا عربی پڑھتے ہیں۔ اپنے حلوہ مانڈے کے واسطے الہام الہام پکارتے اور خداپرستوں میں اپنے کو ظاہر کرتے ہیں کتب الہامی کو آڑ بنا کر لوٹنے کھانے کا شیوہ رکھتے ہیں حقیقت در نہ خداپرست ہیں نہ الہام کے الہام ہونیکا یقین کرتے نہ ایشور کی ہستی پر اعتقاد رکھتے نہ کتب مقدسہ کے احکام کے پابند بلکہ جو کچھ عقل ناقص میں آگیا وہی

الہام اور وہی وحی ہے نہ انکو یہ تمیز ہے کہ ہماری عقل کتنی ہے اسکی کیا حقیقت ہے
اور معاملات خداوندی میں ہماری عقل کہاں تک دخیل ہے کس درجہ تک نہیں
انہیں اپنا مطلب سادھ کرنے سے مطلب مردہ بہشت میں جائے یا دوزخ میں لیکن
زیادہ افسوس ان لوگوں پر ہے جو ان ٹکا پنتھیوں کے جھانسوں میں آکر اپنی جان
مال عزت اور دھرم کا ناش کرتے ہیں اور قربانی کے موقعہ پر باہم لڑتے ہیں ہم نے
اسی غرض سے ہر دو فریق کی کتب مقدسہ کے احکام وجواز اور ابتدار دنیا سے
قربانی کا رواج دکھلایا جس سے پوری طرح معلوم ہو گیا کہ قربانی فعل جدید نہیں بلکہ
بلکہ قدیم ہے نہ ہندوؤں کی دلشکنی وچڑانے کی غرض سے جاری ہے بلکہ اپنے اور
ہندوؤں کے بزرگوں کی رسم و رواج کو پورا کرنے اور سنت اللہ اور تمام نبیوں
ورشیوں کی تقلید نیز وید و قرآن کے حکم کی تعمیل وتائید اپنی نجات وبخشش کیواسطے
کیجاتی ہے۔ خدا پرست یعنی ایشور بادی انسان کا اس میں خلل انداز ہونا محض ظلم
ناانصافی۔ انیائے۔ دہریہ پن۔ ناسکتا۔ ملحدانہ حرکت ہے اس میں خلل انداز ہونے والا
نہ خدا پرست ہے نہ ایشور بادی ہے۔

سمجھانے سے تھا ہمیں سروکار — اب مان نہ مان تو ہے مختار

هداکم الله تعالیٰ